ایک زمینداری میں رضاکارانہ طور پر اصلاحات کا آغاز

سوال:۔

میں ایک بڑی زمینداری کا مالک ہوں۔ میں نے تہیہ کر لیا ہے کہ اپنے مزارعین سے شریعت محمدیؐ کے مطابق معاملہ کروں۔ اس مقصد کے لئے میں اپنے موجودہ طرزِ عمل کی تفصیلات تحریر کر رہا ہوں، ان کے بارے میں واضح فرمایئے کہ کیا کیا چیزیں غلط ہیں اور کیا کیا صحیح ہیں۔

(۱) میں نے ہر مزارع کو دس بارہ ایکڑ زمین فی ہل دے رکھی ہے۔ بیگار مدت سے رائج تھی، لیکن میں نے بند کر دی ہے۔ صرف وسائل آبپاشی وغیرہ کی درستی مزارعین کے ذمے ہے۔

(۲) میں ہر پیداوار میں سے $\frac{1}{2}$ حصہ لیتا ہوں۔ پانی کا محصول سرکاری (آبیانہ) کل مزارعان دیتے ہیں۔ اور ملکیت کا محصول (ٹھیکہ یا معاملہ مالی) میں ادا کرتا ہوں۔ باقی محصول (زرعی ٹیکس کے سوا) بٹائی کے تناسب سے مشترکہ طور پر ادا کئے جاتے ہیں۔ خرابہ مزارعین کو نہیں دیا جاتا۔

(۳) تخم چیشا اجناس بذمہ مزارعان ہوتا ہے اور نقدی اجناس کے تخم کا $\frac{1}{2}$ حصہ میں دیتا ہوں۔

(۴) ۳ سیر فی من ($\frac{1}{2}$ حصہ پیداوار کے علاوہ) کل پیداوار میں سے جداگانہ طور پر وصول کیا جاتا ہے اور کسی طرح کا لگان یا بیگار بہرہ وغیرہ کی خدمات نہیں لی جاتیں۔

(۵) میرے ملازمین کاشت بھی کرتے ہیں جن میں سے چند حصہ پر ہیں اور چند تنخواہ دار ہیں۔ حصہ داری پر کام کرنے والے میرے بیلوں کے ساتھ میری اراضی میں میرے منیجروں کی ہدایات کے تحت کام کرتے ہیں۔ بیج میرا ہوتا ہے۔ بعد میں حقِ ملکیت کے طور پر $\frac{1}{2}$ حصہ بٹائی اور ۳ سیر فی من کل انبار میں سے وصول کرتا ہوں۔ بقیہ غلہ کا نصف بیلوں کے مصارف میں لیا جاتا ہے اور نصف کارکنوں کی کارکردگی کے حق میں دیا جاتا ہے۔

مثلاً ا، ب، ج میرے حصہ دار ہیں اور د، ذ میرے ملازم ہیں۔ ان کے پاس میرے ۵ جوڑی بیل کاشت کے لئے ہیں۔ میں ۵۰ من غلے میں سے اپنی بٹائی لے کر حصے ا، ب، ج کو

دوں گا، باقی ۵ حصے بیلوں کے اور ۵ حصے تنخواہ دار ملازموں کے ہوں گے، کیونکہ ان کی تنخواہ میرے ذمے ہے۔ آبیانہ وغیرہ علاوہ ملکیتی لگان سرکاری کے مندرجہ بالا نسبت سے ادا ہوگا۔

(۶) میری ملکیت وراثۃً میرے پاس منتقل ہوئی ہے اور میرے آباؤ اجداد نے حکومت سے یا دوسرے زمینداروں سے "قیمتاً" لی تھی، میرے پاس کوئی سرکاری جاگیر وغیرہ نہیں۔

براہِ کرم میرے معاملے پر توجہ فرمائیں۔ شاید اللہ تعالیٰ دوسرے اہلِ زمین کو بھی دیکھا دیکھی توفیقِ اصلاح دے۔

جواب :-

اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے کہ آپ نے خود اپنی زمینداری کو رضاکارانہ طور پر شریعت کے مطابق درست کرنے کا ارادہ فرمایا۔ کاش کہ دوسرے زمیندار بھی اسی طرح اپنے معاملات کی اصلاح پر آمادہ ہو جائیں۔

آپ نے اپنے معاملات کی جو شکلیں بیان فرمائی ہیں ان میں سے نمبر ۱، ۲، ۳ تو جائز ہیں مگر نمبر ۴ کا پہلا حصہ غلط ہے، اسے بدل دیجیے۔ پیداوار میں سے ½ حصہ کے علاوہ ۳ سیر فی من کل انباریں سے وصول کرنا آپ کی پوری بٹائی کو ناجائز کر دیتا ہے۔ آپ صرف نسبت کے حساب سے اپنا حصہ لینے کے حقدار ہیں۔ وزن کے اعتبار سے ایک متعین مقدار وصول کرنے کا آپ کو حق نہیں ہے۔

نمبر ۵ میں جو صورتِ معاملہ آپ نے بیان کی ہے اس میں اجرت اور بٹائی کو خلط ملط کر دیا گیا ہے جس سے ظلم کی راہ نکل سکتی ہے۔ آپ کو چاہیے کہ اپنی اراضی کے جن قطعات کو اجرت دے کر کاشت کرانا ہو انھیں الگ رکھیں اور جن کو بٹائی پر دینا ہو انھیں خالص بٹائی کے لیے مخصوص کر دیں۔ اجرت پر کام لینے کی صورت میں زمین کی ساری پیداوار خواہ کم ہو یا زیادہ آپ کی ہوگی، اور آپ کے ملازم صرف اپنی اجرت کے مستحق ہوں گے۔ اور بٹائی پر زمین دینے کی صورت میں آپ کو آپ کے نوکروں کو مزارعین کے کام میں دخل دینے کی کوئی ضرورت نہیں، آپ خواہ محض زمین مزارعوں کو دیں یا بیل اور بیج میں سے بھی کوئی چیز دیں، بہرحال آپ ایک طے شدہ نسبت کے مطابق پیداوار میں سے صرف اپنا حصہ لینے کے مجاز ہیں۔

نمبر ۶ میں آپ نے اپنی زمینداری کی جو اصل بیان کی ہے، وہ اگر درست ہے تو آپ کی ملکیت شرعاً

درست قرار پائے گی۔ اس صورت میں طریقۂ زمینداری کی اصلاح آپ کے ذمّے ہے اور ساتھ ہی یہ بھی فرض ہے کہ اس وقت جو شرعی وارث موجود ہوں اُن کے حصّے آپ انہیں تقسیم کر دیں۔

سوال[1]:۔

دوبارہ متکلّف ہوں کہ چند باتیں جناب کے نوازش نامے سے نہیں سمجھ سکا، اُن کی مزید توضیح کی درخواست کروں۔

(۱) اگر ہ سیرفی من بٹائی کے علاوہ لینا درست نہیں ہے تو پھر دوسرا راستہ یہ ہے کہ بٹائی کی شرح تبدیل کروں۔ مثلاً ½ کے بجائے ⅓ یا ⅖ کی شرح قائم کی جا سکتی ہے۔ یا کوئی اور صورت جو شرعاً زیادہ مناسب ہو تحریر فرمائیں۔

حصہ داروں اور ملازمین کے رقبوں کو علیحدہ کرنے کے لئے میں نے آج ہی کہہ دیا ہے۔

بہرحال بٹائی کے شرعی طریق یا تناسب سے مطلع فرمائیں۔

(۲) آپ نے فرمایا ہے کہ میرے ملازمین یا منیجروں کو مزارعین کے کام میں دخل دینے کا حق نہیں پہنچتا۔ سوال یہ ہے کہ اگر ان کی نگرانی نہ کی جائے تو وہ مالک زمین کا حق مار کھائیں گے اور کما حقہٗ محنت نہ کریں گے۔ ملازمین کے مصارف کا بوجھ صرف مجھی پر پڑتا ہے، مزارعین کو اس سے کوئی تعلق نہیں۔

(۳) آپ نے فرمایا ہے کہ میں اپنی ملکیت کو اس وقت شرعی وارثوں میں (جو موجود ہوں) تقسیم کر دوں۔ اس سلسلے میں گزارش ہے کہ میرے باپ پر جو حصے ازروئے شریعت واجب الادا تھے تو یہ ان کے ذمے تھے۔ میرے نام مرحوم والد صاحب نے اپنی زندگی میں ہر قسم کی ملکیت بروئے ہبہ منتقل کر دی تھی اور یہ واقعہ ان کی فوتیدگی سے چند سال قبل کا ہے۔ اندریں حالات مجھ پر صرف میرے اپنے ہونے والے ورثا کا حق واجب ہوگا یا والد مرحوم کے پس ماندگان کا بھی؟ ——— اگر والد مرحوم کے پس ماندگان کو بھی ان کا حق ادا کرنا مجھے چاہیے تو میرے دوسرے بھائی اس معاملے میں ساتھ نہ دیں گے اور میں اکیلا ان کے حقوق پورے کبھی نہیں کر سکتا۔ میں سمجھتا

---

[1] پہلے خط کا جواب پانے کے بعد مستفسر نے دوبارہ خط لکھا اور چند امور میں مزید توضیح چاہی۔

ہوں کہ یہ معاملہ والد مرحوم کی ذمہ داری سے متعلق تھا ذکر چکا ہے۔

جواب :-

(۱) بٹائی کا یہ طریقہ اصولاً صحیح ہے کہ پیداوار جو کچھ بھی ہو اس میں سے مالک زمین اور کاشتکار، مناسب طریق پر حصہ تقسیم کریں، مثلاً یہی کہ ½ مالک کا اور ½ کاشتکار کا۔ مگر اس معاملے میں انصاف کا تقاضا پورا کرنے کے لئے یہ لحاظ رکھنا چاہیئے کہ ہر کاشتکار کو کم از کم آپ اتنی زمین کاشت کے لئے دیں جس کی پیداوار کا حصہ اس کی انسانی ضروریات کے لئے کافی ہو۔ نیز تناسب مقرر کرنے میں رواج سے قطع نظر کر کے انصاف کے ساتھ یہ دیکھیں کہ حاصل شدہ پیداوار کی تیاری میں آپ کا اور آپ کے کاشتکار کا واقعی کتنا حصہ ہے۔ اس معاملے میں کوئی عالمگیر ضابطہ تو بنایا نہیں جا سکتا، اس لئے کہ ہر علاقے کے زراعتی حالات مختلف ہوتے ہیں۔ البتہ بادی النظر میں یہ ضرور محسوس ہوتا ہے کہ اگر آپ کی صرف زمین ہو، اور بیج، ہل اور محنت سب کاشتکار کی ہو تو اس صورت میں ½ اور ½ کی نسبت مبنی بر انصاف نہیں ہے۔ بہر حال یہ ضروری ہے کہ مالکان زمین اپنے معاملات کو صرف شرعی ضوابط کے مطابق درست کرنے ہی پر اکتفا نہ کریں بلکہ کھلے دل سے انصاف کرنے پر آمادہ ہو جائیں۔

(۲) آپ کو اس بات کی نگرانی کرنے کا حق ضرور پہنچتا ہے کہ کاشتکار بٹائی سے پہلے مشترک غلے میں بیجا تصرف نہ کریں اور مزارع کی حیثیت سے اپنے فرائض بھی ٹھیک ٹھیک ادا کرتے رہیں۔ لیکن اس نگرانی کو اس حد تک نہ بڑھنا چاہیئے کہ مزارع کی حیثیت بالکل ملازم یا مزدور کی سی ہو کر رہ جائے، اور آپ کا نگران عملہ بالکل اپنے حکم کے تحت ان سے کام لینے لگے۔ اصولاً ایک مزارع آپ کا ملازم یا مزدور نہیں ہے بلکہ ایک شریک کاروبار کی حیثیت رکھتا ہے، اور یہی سمجھ کر اس سے معاملہ کرنا چاہیئے۔ مجھے مزارعین کی جو شکایات معلوم ہوئی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ زمیندار اور ان کے ملازمین ہر وقت ان کے سر پر سوار رہتے ہیں اور ان کے ہر کام میں مداخلت کرتے رہتے ہیں۔ میرا مدعا اسی طریقے کی اصلاح ہے۔

(۳) وراثت کی تقسیم کا سوال اُن موہوبہ اموال کے معاملے میں پیدا نہیں ہوتا جو کسی شخص نے اپنی زندگی میں (بشرطیکہ اندیشۂ موت کی بنا پر نہ ہو) کسی کو دیئے ہوں۔ لیکن جو ترکہ متوفی نے چھوڑا ہو، وہ خواہ کم ہو یا زیادہ، اس کی تقسیم کا معاملہ وراثت کے قانون سے تعلق رکھتا ہے، اور اس معاملے میں کوئی ذمہ داری متوفی پر نہیں، ہے